چارسدہ: باچا خان یونیورسٹی پر دہشتگردوں کا حملہ، پروفیسر، طلبہ سمیت 20 شہید

جوابی کارروائی میں چاروں حملہ آور ہلاک

دہشت گردوں نے عقبی راستے سے داخل ہوکر فائرنگ شروع کردی، دستی بم بھی پھینکے، 30 زخمی، چارسدہ کے تعلیمی ادارے، عبدالولی خان اور صوابی یونیورسٹی بند، پلوسہ سرڈھیری سے 2 مشتبہ افراد گرفتار

حملہ آور خودکش جیکٹیں پہنے ہوئے تھے، ڈی آئی جی مردان، طالبان کمانڈر عمر منصور نے ذمہ داری قبول کرلی، مرکزی امیر خراسانی نے اعلان لاتعلقی کرکے حملے کو غیر اسلامی قرار دے دیا

چارسدہ، پشاور، اسلام آباد (ارشد عزیز، سبز علی ترین، نیوز ایجنسیاں) چارسدہ میں باچا خان یونیورسٹی پر دہشتگردوں کے حملے کے نتیجے میں ایک پروفیسر، 14 طلبہ، 2 گارڈز سمیت 20 افراد شہید اور 30 زخمی ہوگئے، جبکہ پاک فوج کے کمانڈوز نے 4 دہشتگردوں کو ہلاک کر دیا، آپریشن میں ہیلی کاپٹر بھی استعمال کیا گیا، پاک فوج کے جوانوں نے سو سے زائد طلباء کو بحفاظت نکال کر یونیورسٹی کا کنٹرول سنبھال لیا، صدر مملکت اور وزیراعظم نے واقعے پر افسوس کا اظہار کیا ہے، دوسری جانب کالعدم تحریک طالبان درہ آدم خیل و خیبر ایجنسی کے امیر اور آرمی پبلک سکول پشاور پر حملے کے ماسٹر مائنڈ عمر منصور نے حملے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے جبکہ تحریک طالبان کے مرکزی ترجمان محمد خراسانی نے حملے کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے اس سے لاتعلقی کا اعلان کیا ہے۔ حملے کے بعد پشاور کے تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے جبکہ چارسدہ کے تمام تعلیمی ادارے 31 جنوری اور عبدالولی خان اور صوابی یونیورسٹی کو غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق بدھ کو باچا خان یونیورسٹی چارسدہ میں قوم پرست رہنما باچا خان کی برسی کے موقع پر مشاعرے کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں شرکت کے لئے طلبہ، اساتذہ اور عملے کی بڑی تعداد موجود تھی کہ صبح ساڑھے نو بجے کے قریب دہشتگردوں نے شدید دھند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کھیتوں کے راستے عقبی دیوار پھلانگ کر یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے ایڈمنسٹریشن بلاک کی طرف بڑھ کر فائرنگ شروع کر دی، دہشتگردوں نے دستی بموں کے دھماکے بھی کئے، ڈیوٹی پر موجود سکیورٹی گارڈ نے جوابی فائرنگ کی اور طلبہ کو محفوظ جگہ چھپنے اور باہر نکلنے کا کہا تاہم علاقے میں شدید دھند کے باعث دہشتگرد آگے بڑھتے رہے، دہشتگردوں اور سکیورٹی اہلکاروں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ 4 گھنٹے تک جاری رہا، حملے کے نتیجے میں 20 افراد شہید اور 30 زخمی ہوگئے، شہید ہونیوالوں میں شعبہ کیمسٹری کے پروفیسر ڈاکٹر حامد، 14 طلبہ، یونیورسٹی کے 2 گارڈز، ایک پولیس اہلکار، ایک ڈرائیور اور کینٹین سٹاف کا کارکن شامل ہے، زخمیوں کو چارسدہ اور پشاور کے ہسپتالوں میں منتقل کردیا گیا، ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی اور ڈاکٹروں اور دیگر طبی عملہ کی چھٹیاں منسوخ کرکے طلب کر لیا گیا، کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے، ہسپتال ذرائع کے مطابق زخمیوں میں بیشتر طالب علم ہیں، حملے کے بعد والدین کی بڑی تعداد پریشانی کے عالم میں اپنے بچوں کی تلاش میں یونیورسٹی کے باہر پہنچ گئی۔ حملے کے دوران متعدد طلبہ اور اساتذہ کلاس رومز اور ہاسٹل کے کمروں میں محصور ہوگئے، جبکہ کئی طلبہ بھگدڑ کے نتیجے میں زخمی ہوئے، اطلاع ملنے پر پولیس کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور دہشتگردوں سے مقابلہ شروع کردیا، بعدازاں فوج کے کمانڈوز یونیورسٹی میں پہنچ گئے تو فوری طور پر دہشتگردوں کو ڈھونڈ نکالا، دو کو ایک عمارت کے اندر جبکہ دو دہشتگردوں کو چھت پر نشانہ بنایا جس کے بعد پاک فوج کے کمانڈوز نے یونیورسٹی کے ایک ایک بلاک کو کلیئر کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور جامعہ کی تمام عمارتوں اور چھتوں کا کنٹرول سنبھال لیا، حملے کے بعد شہر کو آنے والے تمام راستے بند کر دیئے گئے، علاقے کی فضائی نگرانی بھی کی گئی، کور کمانڈر پشاور ہدایت الرحمان نے خود آپریشن کی نگرانی کی، ادھر ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ دو دہشتگردوں کو ایک بلاک کے اندر اور دو کو عمارت کی چھت پر ہلاک کر دیا گیا، ڈی آئی جی مردان سعید خان وزیر کے مطابق حملہ آور خودکش جیکٹیں پہنے ہوئے تھے تاہم دو حملہ آوروں کی خودکش جیکٹیں نہیں پھٹیں، انھوں نے بتایا کہ حملہ آور دھند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے صبح نو بجے کے قریب یونیورسٹی کے عقبی حصے سے احاطے میں داخل ہوئے۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر فضل رحیم نے بتایا کہ دہشتگردوں کے حملے کے وقت درسگاہ میں 3 ہزار طلباء اور 600 مہمان موجود تھے۔ دریں اثناء ایک پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کو کبھی بھی کسی دہشت گرد حملے کی پیشگی اطلاع نہیں ملی تھی' یونیورسٹی میں سکیورٹی کے مکمل انتظامات کیے گئے تھے۔ ایک عینی شاہد طالبعلم نے بتایا کہ دہشتگردوں نے یونیورسٹی کے عقبی دیوار پر لگیں خاردار تاریں کاٹیں اور دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوگئے، دہشتگردوں کا پہلے یونیورسٹی گارڈز سے مقابلہ ہوا جس میں 3 گارڈز زخمی ہوئے، بعد میں پولیس وہاں پہنچ گئی، عینی شاہدین کے مطابق دہشتگردوں نے سب سے پہلے بوائز ہاسٹل کو نشانہ بنایا، دہشتگرد پشتو زبان بول رہے تھے اور خودکش جیکٹس پہن رکھی تھیں، ادھر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقہ پلوسہ سرڈھیری میں سرچ آپریشن میں 2 مشتبہ افراد گرفتار کرلئے جنہیں تفتیش اور چھان بین کیلئے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا، پولیس ذرائع کے مطابق دہشتگردوں کی تیاری سے لگ رہا تھا کہ وہ کافی دیر تک یونیورسٹی میں ٹھہرنے اور وسیع پیمانے پر قتل عام کے ارادے سے آئے تھے۔ دوسری جانب کالعدم تحریک طالبان درہ آدم خیل و خیبر ایجنسی کے امیر اور اے پی ایس پر حملے کے ماسٹر مائنڈ خلیفہ عمر منصور نے یونیورسٹی پر حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا کہ خودکش حملوں کیلئے چار فدائی بھیجے گئے آئندہ بھی یونیورسٹیوں، کیڈٹ کالجز اور آرمی پبلک سکولز پر حملوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ جبکہ تحریک طالبان پاکستان کے مرکزی ترجمان محمد خراسانی نے حملے کو غیر اسلام قرار دیتے ہوئے اس سے لاتعلقی کا اعلان کیا ہے اور اس کی مذمت کی ہے۔ ٹی ٹی پی ترجمان محمد خراسانی کے مطابق طالبان شوریٰ ٹی ٹی پی کا نام استعمال کرنے والوں کے خلاف ایکشن لے گی، ادھر صدر مملکت ممنون حسین نے حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشتگرد ہمارے تعلیمی اداروں پر حملے کرکے ہماری نوجوان نسل کو ملک کے روشن مستقبل سے مایوس نہیں کرسکتے وہ اپنے ناپاک عزائم میں ناکام رہیں گے۔ صدر مملکت ممنون حسین نے دہشت گردی کے اس واقعے میں قیمتی جانوں کے نقصان پر دلی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے شہدا کے لوحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ صدر مملکت نے باچا خان یونیورسٹی سمیت تمام تعلیمی اداروں کی سکیورٹی بہتر بنانے کی ہدایت کی۔ جبکہ وزیر اعظم نواز شریف نے سانحہ چارسدہ پر افسوس اور متاثرہ خاندانوں سے یکجہتی کا اظہار کیا ہے، ادھر حملے میں اپنے شاگردوں کو بچانے کی کوشش میں جان قربان کرنے والے کیمسٹری کے استاد کو ''شہید'' اور ''جنٹلمین'' جیسے القاب کے ذریعے خراج عقیدت پیش کیا جارہا ہے۔ طالبان نے حملہ کیا تو یونیورسٹی میں کیمسٹری کے اسسٹنٹ پروفیسر سید حامد حسین نے اپنے شاگردوں کو کمرے میں ہی رہنے کا حکم دیا' ان کے طالبعلموں نے بتایا کہ حامد حسین نے کس طرح طالبان کو فائرنگ کے ذریعے مصروف رکھا جس کی وجہ سے انہیں جان بچانے کیلئے وقت ملا۔ ایک طالب علم نے میڈیا کو بتایا کہ انہوں نے تین دہشت گردوں کو اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے ڈپارٹمنٹ کی سیڑھیوں کی جانب بڑھتے دیکھا' طالبعلم نے بتایا کہ اس نے حامد حسین کو پستول اٹھائے دہشت گردوں پر فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس کا کہنا تھا کہ پھر وہ (حامد حسین) نیچے گر گئے اور دہشت گرد جیسے ہی رجسٹرار آفس میں داخل ہوئے ہم وہاں سے بھاگ گئے۔

آج کا اخبار پڑھیے

ہفت روزہ اخبار جہاں پڑھیے

ShareThis